Research Paper 5a

24 October 2015

1

10 محرم الحرام 1437ھ

بسم الله الرحمن الرحيم والصلوۃ والسلام علی رسول الله و علی ازواجه و اله واصحابه اجمعين الی يوم الدين

رافضیت ، ناصبیت اور یزیدیت کا تحقیقی جائزہ

رافضیت : صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بغض اور اُنکی گستاخیاں کرنا | **ناصبیت :** سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بغض اور اُنکی گستاخیاں کرنا | **یزیدیت :** یزید بن معاویہ کے جھوٹے فضائل بیان کرنا

میرے مسلمان بھائیو ! شیطانی وسوسوں کے باوجود اَپنی موت سے پہلے پہلے صرف ایک مرتبہ اس تحریر کو اوّل تا آخر لازمی، لازمی، لازمی پڑھ لیں!

یہ اَہم تحقیق صرف "قرآن اور صحیح اَحادیث" پر مشتمل ھے الحمد للہ ﷻ ! اِس تحریر میں رافضیت، ناصبیت اور یزیدیت جیسی مہلک روحانی بیماریوں کا علاج صرف قرآن اور صحیح احادیث سے کیا جا رہا ہے۔ رہی حقیقت تاریخ طبری، تاریخ ابن عساکر، تاریخ ابن کثیر اور تاریخ ابن خلدون کے چند بے سند، ضعیف و من گھڑت واقعات اور بے بنیاد روایات کی، تو عقل رکھنے والوں کیلئے صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ محدثین عظام کے علمی میدان میں ان جھوٹے تاریخی حوالوں کی حیثیت کھوٹے سکّوں کی مانند ہے۔

نوٹ : اَللّٰہ ﷻ کے پیارے محبوب اور ہمارے اِنتہائی شفیق آقا اِمامِ اعظم ، اِمامِ کائنات ، سید الاولین والاخرین، اِمامُ الانبیاء و المرسلین ، شفیع المذنبین ، رحمة للعالمین ، سیدنا مُحمّد رسولُ الله ﷺ کی تمام صحیح اَحادیث کے نمبرز علمائے حرمین اور بیروت کی جاری شدہ انٹرنیشنل نمبرنگ کے مطابق ہیں۔ اور اِس تحریر میں صرف وہی اَحادیث شامل ہیں جن کے صحیح ہونے پر برصغیر پاک و ہند میں '' اھلِسُنّت '' کا دعویٰ کرنے والے تینوں مسالک : ❶ بریلوی ، ❷ دیوبندی ، اور ❸ سلفی (اہلِ حدیث) بالکل اِتفاق کرتے ہیں۔

نوٹ : اَللّٰہ ﷻ نے علماء اور درویشوں کی تعلیمات کی بجائے اَپنی **وَحی** (قرآن اور اُسکی تفسیر یعنی صحیح احادیث) کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے : [سورۃُ الحجر : آیت نمبر 9]

نوٹ : '' اِجماعِ اُمت '' کو حُجت ماننا دراَصل قرآن و صحیح احادیث کا حکم ماننے میں ہی داخل ہے : [النساء : 115] ، [المُستدرک لِلحاکم : حدیث نمبر 399]

اگر قرآن و سنت (صحیح حدیث) اور اجماعِ اُمت کی مخالفت نہ آئے تو جدید مسائل کے حل کیلئے '' قیاس یا اجتہاد '' کرنا جائز ہے : [المُصنف لابن ابی شیبة : حدیث نمبر 22,990]

رافضیّت کا رَد : اللہ ﷻ کے مَحبوب ﷺ کے "تمام صِحابہ رضی اللہ عنہم" قابل احترام ھیں

اَللّٰہ ﷻ نے قرآنِ حکیم میں واضح طور پر ارشاد فرمایا :

❶ مُّحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ....ۚ [سورۃُ الفتح : آیت نمبر 29]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' مُحمّد ﷺ اَللّٰہ ﷻ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھی ہیں (یہ تمام ہستیاں) کافروں پر (مقابلہ میں) بڑے سخت (بہادر) اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں، تم اُنہیں دیکھو گے کبھی (تو) رکوع کرتے ہوئے (اور) کبھی سجدہ (کی حالت) میں، (ان اچھے اعمال سے وہ) اَللّٰہ ﷻ کے فضل اور اُسکی رضا کے طلبگار رہتے ہیں، اُن (کی عبادت) کی علامت اُنکے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمایاں ہے، اُن (رسول ﷺ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم) کے یہ اوصاف تورات میں (بھی) ہیں اور اُن کی یہ مثال اِنجیل میں (بھی) موجود ہے۔''

❷ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جھگڑے کے دوران گالی دے دی تو رسولُ اللّٰہ ﷺ نے سیدنا خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا : ''تم میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، اگر اَب تم (بعد میں اِسلام لانے والوں) میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر ڈالے تو بھی وہ اُن (پہلے مسلمانوں) میں سے کسی ایک کے مُد (تقریباً 600 گرام) خرچ کرنے کو نہیں پہنچ سکتا ہے، نہ ہی اِسکے آدھے کو۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3673 ، صحیح مُسلم : حدیث نمبر 6488]

❸ **ترجمہ صحیح حدیث :** ''سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کوفہ کی بڑی مسجد میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو (جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورنر کوفہ مقرر تھے) ملنے آئے۔ کچھ دیر بعد قیس بن علقمہ وہاں آیا تو سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُسکا اِستقبال کیا۔ پھر مسجد میں اُسی قیس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں تو سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کو 3- بار نام لے کر ڈانٹا اور فرمایا کہ تم صحابی کی مجلس کے لوگ نبی ﷺ کے صحابی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں اور نہ تو تم اُن کو منع کرو اور نہ ہی اُن کو اَپنی مجلس سے نکالو جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود نبی ﷺ سے سُنا کہ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اور ایک نواں بھی جنت میں ہیں۔ اہلِ مسجد نے اَللّٰہ ﷻ کی قسم دے کر باآوازِ بلند پوچھا کہ نواں کون ہے؟ تو فرمایا اَللّٰہ ﷻ کا نام بہت بڑا ہے، وہ نواں آدمی میں ہوں اور دَسویں خود نبی ﷺ۔ پھر سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَللّٰہ ﷻ کی قسم جو شخص نبی ﷺ کے ساتھ کسی ایک غزوہ میں بھی شریک ہوا اور اُسکا چہرہ غبار آلود ہوا تو اُسکا یہ عمل تم لوگوں کے ہر عمل سے افضل ہے خواہ تمہیں سیدنا نوح علیہ السلام جتنی لمبی عمر ہی کیوں نہ مل جائے۔'' [سُنن ابی داوٗد : حدیث نمبر 4650 ، مُسندِاحمد : حدیث نمبر 1629 ،187/1]

❹ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اَپنے والد (امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے سوال کیا : (اِس اُمت میں) رسولُ اللّٰہ ﷺ کے بعد کون شخص لوگوں میں سب سے افضل ہے؟ اُنھوں نے فرمایا ''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔'' میں نے پوچھا اُنکے بعد کون؟ فرمایا : ''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔'' پھر مجھے خدشہ ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے اِسلئے میں نے کہا پھر تو آپ ہی ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے (بطور انکساری) فرمایا : ''میں تو عام مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3671]

ناصبیّت کا رَد : چوتھے خلیفہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے "فضائل و مناقب"

اَللّٰہ ﷻ کے محبوب ﷺ کی اِسی ضمن میں چند صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں :

❶ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقعہ پر ارشاد فرمایا : ''تمہاری میرے ساتھ وہی منزلت ہے جو سیدنا ہارون علیہ السلام کی سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3706 ، صحیح مُسلم : حدیث نمبر 6217]

2 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا سہل بن سعد ؓ کہتے ہیں کہ رسول اُللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر اِرشاد فرمایا : ''میں کل ضرور اُس شخص کو جھنڈا دوں گا، جسکے ہاتھ پر اَللّٰہ ﷻ فتح دے گا، وہ شخص اَللّٰہ ﷻ اور اُسکے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اَللّٰہ ﷻ اور اُسکا رسول ﷺ اُس سے محبت کرتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ اِس اُمید پر رسول اُللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ وہ جھنڈا اُسے عطا کیا جائے مگر یہ سعادت سیدنا علی ؓ کے حصے میں آئی۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3701 ، صحیح مُسلم : حدیث نمبر 6223]

3 ترجمہ صحیح حدیث : امیر المومنین سیدنا علی ؓ روایت کرتے ہیں : '' اُس ذات کی قسم جس نے دانہ پھاڑا (اور فصل اُگائی) اور مخلوقات پیدا کیں، نبی اُمی ﷺ نے مجھے یہ عہد دیا تھا کہ صرف مومن شخص ہی مجھ (علی) سے محبت کرے گا، اور صرف منافق شخص ہی (مجھ سے) بغض رکھے گا۔'' [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 240]

4 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا زید بن اَرقم ؓ کا بیان ہے : ''پہلا شخص جس نے (بچپن میں) اِسلام قبول کیا وہ سیدنا علی ؓ ہیں۔'' [جامع ترمذی : حدیث نمبر 3735]

5 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا زید بن اَرقم ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اُللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : '' جس کا مولیٰ (دِلی محبوب) میں ہوں، اُس کا مولیٰ (دِلی محبوب) علی ہے۔''

نوٹ : اَللّٰہ ﷻ کے پیارے محبوب ﷺ کی نسبت کی وجہ سے سیدنا علی ؓ اور تمام صحابہ ؓ سے محبت کرنا ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے۔ [جامع ترمذی : حدیث نمبر 3713]

6 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا سعد بن ابی وقاص ؓ کا بیان ہے : ''جب آیت مباہلہ (سورۃُ آل عمران : آیت نمبر 61) نازل ہوئی تو رسول اُللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ، سیدنا علی، سیدنا حسن، اور سیدنا حسین ؓ کو اَپنے پاس بلایا اور پھر اَللّٰہ ﷻ کے حضور عرض کیا : '' اَے اَللّٰہ ﷻ یہ میرے '' اَھلِبیت'' ہیں۔'' [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 6220]

7 ترجمہ صحیح حدیث : اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اُللہ ﷺ نے اَپنی چادر کے نیچے سیدہ فاطمہ، سیدنا علی، سیدنا حسن، اور سیدنا حسین ؓ کو داخل فرمایا اور پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی : ...... اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ [سورۃُ الاحزاب : آیت نمبر 33]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' اَللّٰہ ﷻ صرف یہی چاہتا ہے کہ اَے'' اَھلِبیت'' تم سے نجاست دور کرکے تمہیں خوب پاک اور ستھرا کردے۔'' [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 6261]

8 ترجمہ صحیح حدیث : خلیفہ اوّل امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے اِرشاد فرمایا : '' مُحمّد ﷺ کے '' اَھلِبیت'' (سے محبت) میں آپ ﷺ کی محبت کو تلاش کرو۔''

نوٹ : سورۃُ الاحزاب کی آیات نمبر 28 تا 33 کی رو سے بیشک تمام اُمہات المومنین رضی اللہ عنھن بھی '' اَھلِبیت'' میں شامل ہیں۔ [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3751]

سیّدنا علی ؓ کی ''خلافتِ راشدہ'' 100% حق پر تھی

اَللّٰہ ﷻ کے محبوب ﷺ کے داماد امیر المومنین سیدنا علی ؓ کی خلافت منہج نبوت ﷺ پر تھی :

1 ترجمہ صحیح حدیث : عمرو بن میمون تابعی رحمہ اللہ کا بیان ہے : جب امیر المومنین سیدنا عمر ؓ کو زخمی حالت میں شہادت سے پہلے لوگوں نے اَپنا خلیفہ بنانے کے متعلق عرض کی تو آپ ؓ نے اِرشاد فرمایا : میں اِس معاملہ میں اِن 6 کے علاوہ کسی اور کو خلافت کا اہل نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول اُللہ ﷺ اَپنی وفات تک راضی رہے پھر آپ ؓ نے اُنکے نام ذکر فرمائے: سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا سعد بن ابی وقاص ؓ ، پھر اِن 6 صحابہ ؓ میں سے 4 دستبردار ہوگئے اور پھر سب نے ملکر 2 باقی بچنے والے سیدنا عثمان ؓ اور سیدنا علی ؓ میں سے سیدنا عثمان ؓ کو چن لیا۔ (پس سیدنا عثمان ؓ کے بعد خلافت پر صرف سیدنا علی ؓ کا حق تھا!) [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3700]

2 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا سفینہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اُللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : '' خلافتِ نبوت 30 سال تک رہے گی، پھر جسے چاہے گا اَللّٰہ ﷻ اپنا مُلک عطا فرمائے گا۔'' پھر سیدنا سفینہ ؓ نے اَپنے شاگرد کو خلفائے راشدین کی تعداد اور مدت گن کر سمجھائی : سیدنا ابوبکر ؓ کے 2 سال، سیدنا عمر ؓ کے 10 سال، سیدنا عثمان ؓ کے 12 سال اور سیدنا علی ؓ کے 6 سال۔ شاگرد نے عرض کیا : یہ خاندانِ اُمیہ کے لوگ سمجھتے ہیں کہ سیدنا علی ؓ خلیفہ نہیں تھے بلکہ خلافت تو اُن میں ہے۔ یہ بات سن کر سیدنا سفینہ ؓ نے فرمایا : ''یہ بات بنومروان (خاندانِ اُمیہ) کی پیٹھ سے نکلا ہوا جھوٹ ہے، اُنکی حکومت تو شریر ترین بادشاہت ہے۔'' [جامع ترمذی : حدیث نمبر 2226 ، سُنن ابی داؤد : حدیث نمبر 4646]

3 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ کا بیان ہے : '' میں نے ارادہ کیا کہ میں سیدنا معاویہ ؓ سے کہوں کہ آپ سے زیادہ خلافت کا حقدار وہ (سیدنا علی ؓ) ہیں، جنھوں نے آپ اور آپکے والد رضی اللہ عنہما سے (جب دونوں حالت کفر میں تھے) اِسلام کیلئے جنگ کی تھی مگر میں فتنہ کے ڈر سے خاموش ہوگیا۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 4108]

سیّدنا علی ؓ '' جمل '' اور '' صفین '' میں حق پر تھے

قصاصِ سیدنا عثمان ؓ کے معاملہ میں اِختلافِ رائے کا پیدا ہوجانا اِن جنگوں کا اَصل سبب بنا :

جنگِ جمل : ﴿امیر المومنین سیدنا علی ؓ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان﴾ ، **جنگِ صفین :** ﴿امیر المومنین سیدنا علی ؓ اور سیدنا معاویہ ؓ کے درمیان﴾

1 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اُللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : '' (میرے بعد) میری اُمت دو گروہوں میں تقسیم ہوجائے گی : (یعنی I امیر المومنین سیدنا علی ؓ اور اُنکے حامی، II امیر المومنین سیدنا علی ؓ کے مخالفین اور اُنکے ساتھی) پھر اِن دونوں (مسلمان) گروہوں کے اندر سے ایک (تیسرا) فرقہ الگ ہو جائے گا (یعنی خوارج)، اور اِس الگ ہوجانے والے فرقے سے (مسلمانوں کا) وہ گروہ قتال کرے گا جو اُس وقت حق کے زیادہ قریب ترین ہوگا۔'' [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 2459]

نوٹ : امیر المومنین سیدنا علی ؓ نے ہی خوارج اور باغیوں کو **جنگِ نہروان** میں قتل کیا تھا : [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 6933 ، صحیح مُسلم : حدیث نمبر 2456]

2 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا ابودرداء ؓ کا بیان ہے : '' اَللّٰہ ﷻ نے اَپنے نبی ﷺ کی مبارک زبان سے سیدنا عمار بن یاسر ؓ کو شیطان کے راستے سے محفوظ رہنے کی پناہ عطا فرمائی ہے۔'' (یعنی اُنکی رائے حق پر ہوگی) [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3742] ، **نوٹ :** سیدنا عمار ؓ تمام جنگوں میں امیر المومنین سیدنا علی ؓ کے ہی حامی تھے :

3 ترجمہ صحیح حدیث : عبداللہ بن زیاد الاسدی تابعی رحمہ اللہ کا بیان ہے: ''جب (جنگ جمل کے موقعہ پر) سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر اور اُم المومنین سیدہ عائشہ ؓ بصرہ کی جانب

روانہ ہوئے تو میں نے سیدنا عمار بن یاسر ﷛ کو کوفہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا : ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ جارہی ہیں اور اللہ ﷻ کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی زوجہ ہیں مگر اللہ ﷻ نے تمہیں آزمایا ہے کہ تم (امیر المومنین کے پیچھے) اللہ ﷻ کی اطاعت کرتے ہو یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 7100]

4 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا قیس ﷛ کا بیان ہے : ''(جنگ صفین میں) سیدنا عمار بن یاسر ﷛ سیدنا علی ﷛ کے حامی تھے۔'' [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 7035]

5 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابو سعید خدری ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : افسوس ! عمار کو ایک (اِجتہادی طور پر) باغی گروہ قتل کرے گا۔ عمار تو اُن کو اللہ ﷻ کی (اطاعت کی) جانب بلائے گا اور وہ جماعت اِس کو دوزخ کی طرف بلائے گی۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 2812 ، صحیح مُسلم : حدیث نمبر 7320]

نوٹ : جنگ صفین میں سیدنا عمار ﷛ ، سیدنا علی ﷛ کی طرف سے لڑتے ہوئے، سیدنا معاویہ ﷛ کے فوجی کے ہاتھوں شہید ہوئے: [مُسند احمد : حدیث نمبر 16744 ، 76/4]

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدنا معاویہ ﷛ کی غلطی ''اِجتہادی'' تھی

اِس ''اِنتہائی نازک'' موضوع پر 2 صحیح اَحادیث ملاحظہ فرمائیں :

1 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا عمرو بن عاص ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : ''جب کوئی حاکم اَپنے اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ پر پہنچ جائے تو اُسے دوگنا اَجر ملتا ہے اور اگر وہ اِجتہادی خطا کر بیٹھے تو (بھی اچھی نیت پر) اُس کیلئے ایک اَجر ہے۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 7352 ، صحیح مُسلم : حدیث نمبر 4487]

نوٹ : جنگ جمل اور جنگ صفین میں امیر المومنین سیدنا علی ﷛ کی طرف سے لڑنے والوں کو دوگنا اور مخالفین کو بھی ایک اَجر ملے گا کیونکہ دونوں طرف سے شریک صحابہ ﷡ ''مجتہد'' تھے۔

2 **ترجمہ صحیح حدیث :** حسن بصری تابعی رحمہ اللہ کا بیان ہے :''جب سیدنا حسن بن علی ﷛ سیدنا معاویہ ﷛ کے خلاف لڑنے کیلئے لشکر لے کر نکلے تو سیدنا عمرو بن عاص ﷛ نے سیدنا معاویہ ﷛ سے کہا کہ میں اَپنے مدمقابل اَیسا لشکر دیکھتا ہوں جو اُس وقت تک واپس نہ جائے گا جب تک اَپنے مخالفین کو بھگا نہ لے۔۔۔(مگر سیدنا حسن بن علی ﷛ نے فراست سے کام لیا اور سیدنا معاویہ ﷛ سے صلح کر لی تو اِس پر) حسن بصری تابعی رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے سیدنا ابو بکرہ ﷛ سے سنا کہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ وہاں سیدنا حسن بن علی ﷛ آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا : ''میرا یہ بیٹا ''سردار'' ہے اور اُمید ہے کہ اللہ ﷻ اِسکے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرادے گا۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 7109]

نوٹ : اَلحمد للہ ﷻ ! نبی ﷺ نے دونوں جماعتوں کو مسلمان فرمایا۔ سیدنا حسن ﷛ نے عظیم قربانی دی اور سیدنا معاویہ ﷛ سے صلح فرما کر اُنکی بیعت کر لی۔ یوں باہمی خانہ جنگی ختم ہوئی۔ اَب کوئی بدبخت ہی سیدنا معاویہ ﷛ کو گالی دے گا۔ ہاں مگر عبرت کیلئے اِحترام کے ساتھ سیدنا معاویہ ﷛ کی اِجتہادی غلطیوں کا بیان کرنا جائز ہے اور خود محدثین کی کتابوں میں اِسکی مثالیں یہ ہیں:

[صحیح بُخاری : 4108 ، 4827 ، 2812 ، صحیح مُسلم : 4776 ، 4061 ، 6220 ، جامع ترمذی : 2226 ، سُنن ابی داؤد : 4131 ، 4648 ، 4650 ، سُنن نسائی : 3009]

یزیدیت کا رَد : مظلومِ کربلا سیّدنا حسین ﷛ کے ''فضائل و مناقب''

اللہ ﷻ کے محبوب ﷺ کی اِسی ضمن میں چند صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں:

1 2 3 **نوٹ :** اوپر بیان کردہ خلیفہ چہارم امیر المومنین سیدنا علی ﷛ کے فضائل و مناقب میں صحیح احادیث نمبرز : 6 ,7 اور 8 میں سیدنا حسین ﷛ کی شخصیت بھی شامل ہے۔

4 **ترجمہ صحیح حدیث :** ''اور بے شک (سیدنا) حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔'' [جامع ترمذی : حدیث نمبر 3781]

5 **ترجمہ صحیح حدیث :** ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ ﷻ اُس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔'' [جامع ترمذی : حدیث نمبر 3775]

6 **ترجمہ صحیح حدیث :** '' اَے لوگو ! آگاہ ہو جاؤ ! میں بھی اِنسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس میرے رَب کا قاصد (موت کا فرشتہ) آئے اور میں اُسکی بات قبول کرلوں۔ میں اَپنے بعد تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں: I پہلی چیز تو اللہ ﷻ کی کتاب ہے، اِس میں ہدایت ہے اور نور ہے، تم اللہ ﷻ کی کتاب کو پکڑو اور اُس سے تعلق مضبوط کرو۔ اللہ ﷻ کی کتاب اللہ ﷻ کی رسی ہے، جس نے اُسکی اِتباع کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اُسے چھوڑ دیا وہ گمراہ ہو گیا۔ II اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں اَپنے اہلِ بیت کے متعلق تمہیں اللہ ﷻ سے ڈراتا ہوں، میں اَپنے اہلِ بیت کے متعلق تمہیں اللہ ﷻ سے ڈراتا ہوں۔'' (یعنی اُنکے ساتھ اَچھا سلوک کرنا!) [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 6228]

سیّدنا حسین ﷛ کو عراقی کوفی ''نجدیوں'' نے ''شہید'' کیا تھا

اللہ ﷻ کے محبوب ﷺ کی اِسی ضمن میں چند صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں :

1 **ترجمہ صحیح حدیث :** ایک دِن سیدنا علی ﷛ ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو روتے ہوئے پایا تو آپ ﷺ سے رونے کا سبب پوچھا ؟ نبی ﷺ نے فرمایا: '' اَبھی میرے پاس سے جبریل ؑ اُٹھ کر گئے ہیں، اُنھوں نے مجھے بتایا کہ حسین (﷛) کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا۔'' [مُسند احمد : حدیث نمبر 648 ، 85/1]

2 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا عبداللہ بن عمر ﷛ سے کسی عراقی (کوفی نجدی) نے پوچھا : اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں مچھر مار دے تو اُسے کیا کفارہ دینا پڑے گا ؟ اِس کے جواب میں سیدنا عبداللہ بن عمر ﷛ نے ارشاد فرمایا : اِسے دیکھو، یہ (عراقی کوفی نجدی) مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے، اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کر چکے ہیں، جن کے بارے میں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا : ''یہ دونوں (سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3753]

نوٹ : رسول اللہ ﷺ نے عراق (نجد) کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''فتنہ وہاں سے نکلے گا، جہاں سے شیطان کے سینگ نکلیں گے۔'' [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 7297]

نوٹ : رسول اللہ ﷺ نے نجدیوں کے حق میں دُعا سے انکار کر دیا اور پھر فرمایا: ''وہاں زلزلے ہونگے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 7094]

3 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا عبداللہ بن عباس ﷛ کا بیان ہے : ایک دِن دوپہر کے وقت میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں خون کی ایک بوتل تھی۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ حسین اور اُس کے ساتھیوں کا خون

ہے، میں اِسے صبح سے اکٹھا کر رہا ہوں۔'' راوی کہتے ہیں ہم نے اُس دِن کو یاد رکھا تو پتہ چلا کہ اُسی دِن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا۔ [مُسند احمد : حدیث نمبر 2165 ، 242/1]

''یزید بن مُعاویہ'' قریش کے '' خطرناک لڑکوں'' میں شامل تھا

اللہ جل جلالہ کے محبوب ﷺ کی اِسی ضمن میں چند صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں :

1 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : ''میری اُمت کی بربادی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں سے ہوگی۔''

پھر بنواُمیہ کے مروان بن حکم سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر چاہوں تو میں اُن کے نام بھی بتا سکتا ہوں کہ وہ فلاں فلاں قبیلے سے ہوں گے۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 7058]

نوٹ : سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی حفاظت کی خاطر قریش (بنواُمیہ) کے نوجوانوں کے نام ظاہر نہیں فرمائے تھے : [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 120]

2 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا خود بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا : '' 70 کی دہائی کے آغاز (یعنی 60 سال گزرنے کے بعد) سے اور نوعمر لڑکوں کی حکومت سے اللہ جل جلالہ کی پناہ طلب کرو۔'' [مُسند احمد : جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 326 ، حدیث نمبر 8302 ، مشکوۃ المصابیح : حدیث نمبر 3716]

3 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بازار میں چلتے ہوئے یہ دعا مانگا کرتے تھے : '' اے اللہ جل جلالہ مجھے 60 والے سال تک باقی نہ رکھنا ، (لوگو) تمہاری خرابی ہو ! معاویہ رضی اللہ عنہ کی کنپٹیاں مضبوطی سے پکڑلو ، اے اللہ جل جلالہ مجھے لڑکوں کی حکومت تک باقی نہ رکھنا۔'' [دلائلُ النبوۃ لِلبیھقی : جلد نمبر 7 ، صفحہ نمبر 363 ، حدیث نمبر 2801]

نوٹ : سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 60 ہجری سے پہلے ہی وفات پا گئے ، جبکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے 60 ہجری میں وفات پائی اور یوں ''یزید'' حکمران بن گیا : [تمام کُتبِ اَسماءِ الرِجال]

4 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے خاندانِ اُمیہ سے متعلق فرمایا: '' اُن کی حکومت شریر ترین بادشاہت میں سے ایک ہے۔'' [جامع ترمذی : حدیث نمبر 2226]

نوٹ : سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کے ذریعہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ''یزید'' کیلئے بیعت مانگی تو سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بھی سخت مخالفت فرمائی : [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 4827]

''قُسطنطُنیہ'' والی بشارت ''یزید بن مُعاویہ'' پر چسپاں کرنا ''علمی غلطی'' ہے

اِس موضوع پر چند صحیح اَحادیث ملاحظہ فرمائیں :

1 **ترجمہ صحیح حدیث :** ''میری اُمت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (قسطنطنیہ کی فتح) کیلئے جنگ کرے گا اُن کی مغفرت کر دی گئی ہے۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 2924]

2 **ترجمہ صحیح حدیث :** ''ابو عمران تابعی رحمہ اللہ کا بیان ہے : ''ہم قسطنطنیہ پر حملے کیلئے روم پہنچے اور ہمارے امیرِ لشکر ''عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید رحمہ اللہ'' تھے۔ وہاں سیدنا ابو ایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک آیت کی تفسیر سمجھائی پھر آپ اللہ جل جلالہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہوتے رہے اور بالآخر قسطنطنیہ میں دفن ہوئے۔'' [سُنن ابی داؤد : حدیث نمبر 2512]

3 **ترجمہ صحیح حدیث :** ''سیدنا ابو ایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ روم میں اُس لشکر میں فوت ہوئے جس میں امیرِ لشکر ''یزید بن معاویہ'' تھا۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 1186]

نوٹ : قسطنطنیہ پر ایک سے زیادہ حملے ہوئے تھے اور سیدنا ابو ایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ خود ان تمام لشکروں میں شریک رہے۔ اَب آپ رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید رحمہ اللہ والے لشکر میں تو زندہ تھے ، جبکہ یزید والے لشکر میں آپ رضی اللہ عنہ (54 ہجری میں) فوت ہوئے ، اِس تحقیق سے بالکل آسان سا نتیجہ نکلتا ہے : ''یزید والا لشکر قطعاً پہلا لشکر نہیں تھا ، بلکہ وہ تو آخری لشکر تھا۔''

''یزید'' کے 3 سیاہ کارنامے

1 جلیل القدر صحابی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے ''بیت اللہ کے غلاف'' کو آگ لگا کر شہید کر دیا: [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 3245]

2 ''واقعہ حرہ'' میں یزیدی فوج نے ''قتل عام'' کر کے ''مدینہ منورہ'' کی حرمت کو پامال کیا ، اور یوں صحیح مسلم کی اَحادیث کی رو سے اللہ جل جلالہ کی ، فرشتوں کی اور تمام اِنسانوں کی ''لعنت'' کمائی : [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 2604، 2959 ، 4024 اور 4906 ، صحیح مُسلم : حدیث نمبر 3339 ، 3319 ، 3323 تا 3333]

نوٹ : اِمام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے شاگرد کو ''یزید بن معاویہ'' سے متعلق فرمایا: ''وہ وہی ہے جس نے مدینے والوں کے ساتھ وہ کرتوت کئے جو اُس نے کئے۔ شاگرد نے پوچھا یزید نے کیا کیا تھا؟ فرمایا: اُس نے مدینے کو لوٹا تھا۔ اُس نے پوچھا کیا ہم یزید سے حدیث بیان کر سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں ، یزید سے حدیث مت بیان کرو ، اور کسی کیلئے جائز نہیں کہ وہ یزید سے ایک حدیث بھی بیان کرے۔ اُس نے پوچھا جب یزید نے یہ حرکتیں کی تھیں تو کس نے اُس کا ساتھ دیا تھا؟ فرمایا: اہلِ شام نے'' [الرد علی المتعصب العنید : صفحہ نمبر 40 (وسندہ صحیح)]

3 **ترجمہ صحیح حدیث :** جب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ کا سرمبارک (یزید بن معاویہ کے چہیتے گورنر) عبیداللہ بن زیاد عراقی (کوفی نجدی) کے سامنے لاکر رکھا گیا تو وہ (بدبخت) آپ رضی اللہ عنہ کے سرمبارک کو ہاتھ کی چھڑی سے کریدنے لگا۔ یہ دیکھ کر سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (اُس خبیث کو تنبیہ کرتے ہوئے) فرمایا: '' اللہ جل جلالہ کی قسم! (سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ، (اپنی شکل وصورت کے اِعتبار سے) رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔'' [صحیح بُخاری : حدیث نمبر 3748 ، جامع ترمذی : حدیث نمبر 3778]

نوٹ : سانحہ کربلا کے بعد یزید بن معاویہ اپنے کوفی نجدی گورنر عبیداللہ بن زیاد کو سزا نہ دینے کے باعث خود بھی اس جرم میں برابر کا حصہ دار بن گیا : [صحیح مُسلم : حدیث نمبر 6309]

✪ **ترجمہ صحیح حدیث :** '' اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ہم اہلِ بیت سے جو بھی بغض رکھے گا تو اللہ جل جلالہ اُسے ضرور آگ میں داخل کرے گا۔ خواہ اُسے حجرِ اَسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے موت آئی ہو۔'' [المُستدرک لِلحاکم : حدیث نمبر 4717 اور 4712]

آخری نصیحت

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بنیادی راوی اور مشہور محدث ، سیدنا ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ کا قول ہے : '' اگر (بالفرض) میں اُن لوگوں میں ہوتا جنھوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل (شہید) کیا تھا ، پھر (قیامت کے دِن) میری مغفرت بھی کر دی جاتی ، اور میں جنت میں داخل بھی ہو جاتا ، تو اُس وقت (جنت میں) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گزرنے سے بھی شرم کرتا کہ کہیں آپ ﷺ میری طرف دیکھ نہ لیں (کہ تو دنیا میں حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کا حامی تھا!)۔'' [المُعجم الکبیر للطبرانی : حدیث نمبر 2829 ، 112/3]

نوٹ مکمل حقائق جاننے کیلئے ریسرچ پیپر نمبر 5-b ضرور پڑھیں: **''واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر 72- صحیحُ الاسناد اَحادیث کی روشنی میں''**